© rasailojaraid.com

کی نگاہ انتخاب اور ذوق سخن کا اندازہ ہوتا ہے۔ شاعری ہی کے سلسلے میں ایک دل چسپ مضمون "چند غزلوں کے واقعاتی پس منظر" بھی ہے۔ صاحب مضمون نے مختلف مآخذ کی مدد سے بعض اشعار کے پس منظر میں موجود واقعات کی نشان دہی کی ہے۔

حسرت کی تنقیدی بصیرت پر ناقدین نے بہت کم توجہ دی ہے۔ جناب شفقت رضوی نے "معیار سخن" اور معیار نقد" کے عنوان سے اس ضمن میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ مذکورہ مطالعہ میں انھوں نے حسرت کی نظری اور عملی تنقید کے خاص خاص پہلو اجاگر کیے ہیں، مگر تفصیلی تجزیے کی ضرورت کا احساس انھیں بھی ہے۔

حسرت کی صحافت کے سلسلے میں "اردوئے معلیٰ" اور اخبار "مستقل" پر مفصل مقالہ شامل کتاب ہے۔ "اردوئے معلیٰ" کے تینوں ادوار پر ضروری معلومات فراہمی کے ساتھ ساتھ رسالے کے مشمولات کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر "مطالعہ حسرت موہانی" شائقین ادب کے لیے عموماً اور مداحین حسرت کے لیے خصوصاً لائق مطالعہ ہے۔ فاضل مرتب بھی قابل مبارک باد ہیں جن کی وساطت سے یہ وقیع مجموعہ زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

۱۴۔ تنقید کی آزادی (مجموعہ مضامین)

مصنف: مظفر علی سیّد

ناشر: دستاویز مطبوعات، لاہور۔

سنہ اشاعت: ۱۹۹۴ء

مبصر: سیّد جاوید اقبال

مظفر علی سید اردو تنقید کے حوالے سے ایک معتبر نام ہے۔ وہ تخلیقی تنقید اور اپنے منفرد اسلوب کی بنا پر جانے جاتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب چالیس سال کے دوران لکھے جانے والے تلخ و شیریں مضامین کا مجموعہ ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اس مجموعے کا نام "تنقید کی آزادی" ہے جو بہت سارے معانی و مطالب اور مباحث اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ہمارے اکثر ناقدین کے یہاں کچھ بندھے ٹکے قاعدے اور موضوعات ہیں جن کی بنیاد پر تنقیدی مضامین لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً ترقی پسندی یا "انٹی ترقی پسندی"، تنقید پر مغربی اثرات یا تنقید اور ثقافت وغیرہ اسی طرح تنقید ہمیشہ دو مسلک کے افراد کی ذمہ داری رہی ہے۔ اول ترقی پسند دوم "انٹی ترقی پسند"۔ ہمارے خیال میں مظفر علی سید خالصتاً ادبی اور آزاد ناقد ہیں ان کی تحریروں میں تنوع اور شگفتگی پائی جاتی ہے۔ وہ مقبول حوالے چونکانے یا اپنی علمی صلاحیت دکھانے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یے نہیں بلکہ ایک ضرورت کے طور پر پیش کرتے ہیں ، یہی وجہ ہے کہ سوال در سوال اور جواب در جواب کا فارمولا استعمال ہوتا ہے ۔ جس سے دوران مطالعہ اٹھنے والے ممکن سوالات اور ان کے حتمی جوابات سامنے آ جاتے ہیں ، یہ سارا عمل نہایت علمی پیرائے میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدؔ صاحب کی تحریروں میں ابہام نہیں ہوتا۔

اس مجموعے میں دو طرح کے مضامین ہیں۔ اول شخصیت اور فن کے حوالے سے ، دوم فنِ تنقید یا تنقید کی تحقیق سے متعلق۔ اس کے علاوہ فکشن کی تنقید سے متعلق آصف فرخی کے ساتھ ایک دل چسپ اور نہایت مفید گفتگو کے علاوہ تنقید سے متعلق کچھ سوالات کے معلومات افزاء جوابات بھی اس کتاب کا حصہ ہیں ۔ شخصیت اور فن کے حوالے سے جو مضامین اس کتاب میں شامل ہیں ان کے عنوانات یہ ہیں:۔

۱۔ " محمد حسن عسکری : ستارہ یا بادبان" ۲۔ " عسکری ، فراق : ناقد بطور شاگرد" ۳۔ " فیض کی میزان : شاعر بطور ناقد" ۴۔ " اختر حسین رائے پوری : ناقد بطور پیش رو" ۵۔ " سلیم احمد : نئی تنقید اور آدھا آدمی " ۶۔ " ریاض احمد کے تنقیدی مسائل " ۷۔ " شیفتہ کی شائستگی" ۸۔ "لارنس کا تنقیدی عمل" ۸۔ "منٹو : ممتاز شیریں کی نظر"

تنقید اور تحقیق سے متعلق مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔

۱۔ " ترقی پسندی اور تاریخی شعور" ۲۔ " تنقید اور سنجیدگی " ۳۔ " تنقید ہماری کس ضرورت کو پورا کرتی ہے" ۴۔ " اردو ادب اور مغربی تنقید " ۵۔ " تاریخ ادب کا تنقیدی مطالعہ " ۶۔ " اردو ادب میں تحقیق کا تنقیدی جائزہ " ۷۔ " تحقیق اور تنقید کا ربط باہم " ۸۔ "کیا اردو تنقید (بلکہ پورا ادب ہی) روبہ زوال ہے؟" ۹۔ "ہماری تنقید : پاکستان کے عشرۂ اول میں" ۱۰۔ "تنقید بطور افسانہ " ۱۱۔ "تنقید کی آزادی" ۔

مظفر علی سید کے یہ مضامین ان کی علمی و ادبی بصیرت کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ تنقیدی ادب کا ایک اہم حصہ بھی ہیں ۔ ان کے مضامین کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ شخصیت کے ساتھ فن کو نظرانداز نہیں کرتے۔ اسی طرح تخلیقی محرکات پر بحث کے دوران اس فن پارے کے دور کو بھی فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد غالب سے لے کر آج تک کے تنقیدی سرمایے کو جابجا امثال میں استعمال کرتے ہیں جس سے قاری میں تنقید کے ساتھ تاریخ اور تحقیق کا شعور بھی پروان چڑھتا ہے۔ اس مجموعے کے شائع ہو جانے سے سید صاحب کے مضامین کی تازگی دوچند ہو گئی ہے ۔ چنانچہ توقع کی جاتی ہے کہ ناقد اس حوالے سے ان مضامین کو ضرور دیکھیں گے کہ مظفر علی سید کا تصورِ تنقید نگاری کیا ہے۔

© rasailojaraid.com